بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

8204

آیت نمبر (21 تا 30)

ع ص ف

(ض) **عَصۡفًا** (۱) جھونکا دینا۔ تیزی تیزی سے چلنا۔ (۲) برباد کرنا۔ چورا چورا کر دینا۔ ﴿ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۙ﴾(77/المرسلٰت:2)''پھر قسم ہے جھونکا دینے والیوں کی جیسا جھونکا دینے کا حق ہے۔''

عَصۡفٌ اسم ذات بھی ہے۔خشک پتوں کا چورا۔بھوسا۔﴿ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ﴾(105/الفیل:5) ''پھر اس نے بنادیا ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی مانند۔''

عَاصِفٌ فَاعِلٌ کے وزن پر صفت ہے۔جھونکا دینے والا یعنی (1) تیز و تند (2) آندھی۔ زیر مطالعہ آیت۔22

م و ج

(ن) **مَوۡجًا** سمندر کا جوش مارنا۔لہروں کا ایک دوسرے پر چڑھنا۔ریلا مارنا۔﴿ وَ تَرَكۡنَا بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ فِيۡ بَعۡضٍ ﴾(18/الکھف:99)''اور ہم چھوڑیں گے ان کے بعض کو اس دن وہ ریلا ماریں گے بعض میں۔''

مَوۡجٌ اسم جنس ہے۔واحد مَوۡجَةٌ۔جمع اور واحد دونوں کے لئے مَوۡجٌ آتا ہے۔لہر۔موج۔زیر مطالعہ آیت۔22

ر ھ ق

(س) **رَهَقًا** زبردستی کسی پر حاوی ہو جانا۔(1) زبردستی کرنا۔(2) کسی پر چڑھائی کرنا۔کسی کو ڈھانپ لینا۔چھا جانا۔زیر مطالعہ آیت۔26

رَهَقٌ اسم ذات ہے۔زبردستی۔چودھراہٹ۔دادا گیری۔﴿ فَزَادُوۡهُمۡ رَهَقًا ۙ﴾ (72/الجن:6)''تو انہوں نے زیادہ کیا ان کو بلحاظ سر چڑھنے کے۔''

(افعال) **اِرۡهَاقًا** کسی کو کسی پر چڑھا دینا۔ڈھانپ دینا۔ڈال دینا۔﴿ وَ لَا تُرۡهِقۡنِيۡ مِنۡ اَمۡرِيۡ عُسۡرًا ﴾ (18/الکھف:73)''اور آپ مت ڈالیں مجھ پر میرے کام کی وجہ سے، مشکل کو۔''

ترکیب

(آیت۔21) بَعۡدِ کا مضاف الیہ ضَرَّآءَ ہے اور نکرہ مخصوصہ۔ضَرَّآءَ غیر منصرف ہے اس لئے نصب اور جر دونوں حالت میں ضَرَّآءَ آتا ہے، مَكۡرًا تمیز ہے۔(آیت۔22) جَآءَتۡهَا سے پہلے وَاِذَا محذوف ہے اور ھا کی ضمیر اَلۡفُلۡكِ کے لیے ہے۔(آیت۔23) مَتَاعَ کی نصب بتارہی ہے کہ اس سے پہلے فعل محذوف ہے جو فَتَمَتَّعُوۡا ہوسکتا ہے۔(آیت۔24) لَيۡلًا اَوۡ نَهَارًا

ظرف زمان ہیں۔ تَغۡنَ دراصل مؤنث کا صیغہ تَغۡنٰی ہے۔ لَمۡ کی وجہ سے یا گری ہوئی ہے۔(آیت۔27) اُغۡشِيَتۡ کا نائب فاعل وُجُوۡهُهُمۡ ہے اور قِطَعًا اس کا مفعول ثانی ہے، جبکہ مُظۡلِمًا حال ہے۔(آیت۔28) مَكَانَكُمۡ مفعول ہے اور اس کا فعل محذوف ہے۔(آیت۔29) اِنۡ كُنَّا میں اِنۡ مخففہ ہے جس کے معنی ہیں: یقیناً۔(آیت۔30) اللّٰهِ کا بدل ہونے کی وجہ سے مَوۡلٰهُمُ میں مَوۡلٰی محلاً حالت جر میں ہے اس لئے اس کی صفت اَلۡحَقِّ حالت جر میں آئی ہے۔

ترجمہ

وَاِذَاۤ	اَذَقۡنَا	النَّاسَ	رَحۡمَةً	مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ	مَسَّتۡهُمۡ	اِذَا	لَهُمۡ
اور جب	ہم چکھاتے ہیں	لوگوں کو	کچھ رحمت	اس تکلیف کے بعد جس نے	چھوا ان کو	جب ہی	وہ لوگ

مَّكۡرٌ	فِىۡۤ اٰيَاتِنَا ؕ	قُلِ	اللّٰهُ	اَسۡرَعُ	مَكۡرًا ؕ
چالیں چلنے لگتے ہیں	ہماری نشانیوں میں	آپ کہیے	اللہ	سب سے تیز ہے	بلحاظ تدبیر کرنے کے

اِنَّ	رُسُلَنَا	يَكۡتُبُوۡنَ	مَا	تَمۡكُرُوۡنَ ﴿۲۱﴾	هُوَ	الَّذِىۡ
یقیناً	ہمارے رسول (یعنی فرشتے)	لکھتے ہیں	اس کو جو	تم لوگ بہانے بناتے ہو	وہ	وہ ہے جو

يُسَيِّرُكُمۡ	فِى الۡبَرِّ	وَالۡبَحۡرِ ؕ	حَتّٰۤى	اِذَا	كُنۡتُمۡ	فِى الۡفُلۡكِ ۚ
گھماتا پھراتا ہے تم لوگوں کو	خشکی میں	اور سمندر میں	یہاں تک کہ	جب	تم لوگ ہوتے ہو	کشتی میں

وَجَرَيۡنَ	بِهِمۡ	بِرِيۡحٍ طَيِّبَةٍ	وَّ	فَرِحُوۡا	بِهَا
اور وہ بہتی ہیں	ان کے ساتھ	ایک سازگار ہوا کے ذریعہ سے	اس حال میں کہ	وہ خوش ہوتے ہیں	اس سے

جَآءَتۡهَا	رِيۡحٌ عَاصِفٌ	وَّجَآءَهُمُ	الۡمَوۡجُ
(اور جب) آتی ہے اس (کشتی) کے پاس	ایک تیز و تند ہوا	اور آتی ہے ان لوگوں کے پاس	موج

مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ	وَّظَنُّوۡۤا	اَنَّهُمۡ	اُحِيۡطَ	بِهِمۡ ۙ	دَعَوُا
ہر جگہ سے	اور انہوں نے سمجھ لیا	کہ وہ لوگ ہیں	احاطہ کیا گیا	جن کا	تو انہوں نے پکارا

اللّٰهَ	مُخۡلِصِيۡنَ	لَهُ	الدِّيۡنَ ۚ	لَئِنۡ	اَنۡجَيۡتَنَا
اللہ کو	خالص کرنے والے ہوتے ہوئے	اس کے	اعتقاد کو	یقیناً اگر	تو نے نجات دی ہم کو

مِنۡ هٰذِهٖ	لَنَكُوۡنَنَّ	مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۲۲﴾	فَلَمَّاۤ	اَنۡجٰهُمۡ
اس سے	تو ہم لازماً ہوں گے	شکر کرنے والوں میں سے	پھر جب	ہم نجات دیتے ہیں ان کو

اِذَا	هُمۡ	يَبۡغُوۡنَ	فِى الۡاَرۡضِ	بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ ؕ	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ	اِنَّمَا
جب ہی	وہ لوگ	سرکشی کرتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر	اے لوگوں	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

بَغۡيُكُمۡ	عَلٰۤى اَنۡفُسِكُمۡ ۙ	مَّتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ	ثُمَّ اِلَـيۡنَا
تمہاری سرکشی	تمہاری اپنی جانوں پر ہے	(تو فائدہ اٹھا لو) دنیوی زندگی کے سامان سے	پھر ہماری طرف ہی

مَرْجِعُكُمْ	فَنُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾	اِنَّمَا	مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
تمہارا لوٹنا ہے	تو ہم بتا دیں گے تم کو	وہ جو	تم لوگ کرتے تھے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	دنیوی زندگی کی مثال

كَمَآءٍ	اَنْزَلْنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ	فَاخْتَلَطَ	بِهٖ	نَبَاتُ الْاَرْضِ
ایسے پانی جیسی ہے	ہم نے اتارا جس کو	آسمان سے	تو رل مل گیا	اس کے ذریعہ سے	زمین کا سبزہ

مِمَّا	يَاْكُلُ	النَّاسُ	وَالْاَنْعَامُ ؕ	حَتّٰۤى	اِذَآ	اَخَذَتِ	الْاَرْضُ	زُخْرُفَهَا
جس میں سے	کھاتے ہیں	لوگ	اور چوپائے	یہاں تک کہ	جب	پکڑا	زمین نے	اپنے سنگھار کو

وَازَّيَّنَتْ	وَظَنَّ	اَهْلُهَآ	اَنَّهُمْ	قٰدِرُوْنَ	عَلَيْهَآ ۙ	اَتٰىهَآ
اور وہ سج گئی	اور خیال کیا	اس کے لوگوں نے	کہ وہ	قدرت رکھنے والے ہیں	اس پر	(تو) آیا اس کے پاس

اَمْرُنَا	لَيْلًا	اَوْ	نَهَارًا	فَجَعَلْنٰهَا	حَصِيْدًا	كَاَنْ	لَّمْ تَغْنَ
ہمارا حکم	رات کے وقت	یا	دن کے وقت	پھر بنا دیا ہم نے اس کو	کٹی ہوئی کھیتی	جیسے کہ	وہ تھی ہی نہیں

بِالْاَمْسِ ؕ	كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾
کل کو	اس طرح	ہم کھول کھول کر بیان کرتے ہیں	نشانیوں کو	ایسے لوگوں کے لئے جو	غور و فکر کرتے ہیں

وَاللّٰهُ	يَدْعُوْۤا	اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ	وَيَهْدِىْ	مَنْ	يَّشَآءُ
اور اللہ	بلاتا ہے	سلامتی کے گھر کی طرف	اور وہ ہدایت دیتا ہے	اس کو جس کو	وہ چاہتا ہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾	لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوا	الْحُسْنٰى
ایک سیدھے راستے کی طرف	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	بھلائی کی	سب سے خوبصورت (اجر) ہے

وَزِيَادَةٌ ؕ	وَلَا يَرْهَقُ	وُجُوْهَهُمْ	قَتَرٌ	وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ
اور زیادہ (بھی) ہے	اور نہیں چھائے گی	ان کے چہروں پر	کوئی سیاہی	اور نہ ہی کوئی ذلت

اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَالَّذِيْنَ	كَسَبُوا
یہ لوگ	جنت والے ہیں	وہ لوگ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے ہیں	اور جنہوں نے	کمائیں

السَّيِّاٰتِ	جَزَآءُ سَيِّئَةٍ	بِمِثْلِهَا ۙ	وَتَرْهَقُهُمْ	ذِلَّةٌ ؕ	مَا لَهُمْ
برائیاں	(تو) برائی کا بدلہ	اسی کے جیسا ہے	اور چھائے گی ان پر	ایک ذلت	نہیں ہے ان کے لئے

مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ عَاصِمٍ ۚ	كَاَنَّمَآ	اُغْشِيَتْ	وُجُوْهُهُمْ	قِطَعًا
اللہ سے	کوئی بھی بچانے والا	جیسے کہ بس	ڈھانک دیئے گئے	ان کے چہرے	ایک ٹکڑے سے

مِّنَ الَّيْلِ	مُظْلِمًا ؕ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾
رات میں سے	اندھیری ہوتے ہوتے	یہ لوگ	آگ والے ہیں	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے ہیں

وَيَوْمَ	نَحْشُرُهُمْ	جَمِيْعًا	ثُمَّ نَقُوْلُ	لِلَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا
اور جس دن	ہم اکٹھا کریں گے ان کو	سب کے سب کو	پھر ہم کہیں گے	ان سے جنہوں نے	شرک کیا

مَكَانَكُمْ	اَنْتُمْ	وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ	فَزَيَّلْنَا
(تم لوگ کھڑے ہو) اپنی جگہ پر	تم بھی	اور تمہارے شریک بھی	پھر ہم الگ الگ کریں گے

بَيْنَهُمْ	وَقَالَ	شُرَكَآؤُهُمْ	مَّا كُنْتُمْ	اِيَّانَا
(ان کو) ان کے مابین سے	اور کہیں گے	ان کے شرکاء	نہیں تھے تم کہ	صرف ہماری ہی

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾	فَكَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا	بَيْنَنَا	وَبَيْنَكُمْ
بندگی کرتے تھے	تو کافی ہے	اللہ	بطور گواہ کے	ہمارے درمیان	اور تمہارے درمیان

اِنْ	كُنَّا	عَنْ عِبَادَتِكُمْ	لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾	هُنَالِكَ	تَبْلُوْا	كُلُّ نَفْسٍ
یقیناً	ہم تھے	تمہاری عبادت سے	بالکل غافل	وہاں	جانچ لے گی	ہر جان

مَّآ	اَسْلَفَتْ	وَرُدُّوْٓا	اِلَى اللّٰهِ	مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ
اس کو جو	اس نے آگے بھیجا	اور وہ لوٹائے جائیں گے	اللہ کی طرف	جو ان کا حقیقی کارساز ہے

وَضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع
اور گم ہو جائے گا	ان سے	وہ جو	وہ گھڑتے تھے

آیت نمبر (31 تا 40)

ترکیب (آیت 35) لَا يَهِدِّيْ دراصل لَا يَهْتَدِيْ ہے جو قاعدہ کے مطابق تبدیل ہو کر لَا يَهِدِّيْ استعمال ہوا ہے۔

ترجمہ

قُلْ	مَنْ	يَّرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	وَالْاَرْضِ	اَمَّنْ	يَّمْلِكُ	السَّمْعَ
آپ کہیے	کون	رزق دیتا ہے تم کو	آسمان سے	اور زمین سے	یا کون	اختیار رکھتا ہے	سماعت پر

وَالْاَبْصَارَ	وَمَنْ	يُّخْرِجُ	الْحَيَّ	مِنَ الْمَيِّتِ	وَيُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ الْحَيِّ
اور بصارتوں پر	اور کون	نکالتا ہے	زندہ کو	مردہ سے	اور (کون) نکالتا ہے	مردہ کو	زندہ سے

وَمَنْ	يُّدَبِّرُ	الْاَمْرَ ؕ	فَسَيَقُوْلُوْنَ	اللّٰهُ ۚ	فَقُلْ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾
اور کون	تدبیر کرتا ہے	تمام معاملات کی	تو وہ کہیں گے کہ	اللہ	تو آپ کہیں	تو کیا تم لوگ ڈرتے نہیں

فَذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمُ الْحَقُّ	فَمَاذَا	بَعْدَ الْحَقِّ	اِلَّا الضَّلٰلُ
پس یہ	اللہ ہے	جو تمہارا حقیقی پرورش کرنے والا ہے	پھر کیا ہے	حق کے بعد	سوائے گمراہی کے

فَاَنّٰى	تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾	كَذٰلِكَ	حَقَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِيْنَ
تو کہاں سے	تم لوگ پھیرے جاتے ہو	اس طرح	پورا ہوا	آپؐ کے رب کا فرمان	ان لوگوں پر جنہوں نے

فَسَقُوْۤا	اَنَّهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾	قُلْ	هَلْ	مِنْ شُرَكَآئِكُمْ	مَّنْ	يَّبْدَؤُا
نافرمانی کی	کہ وہ لوگ	ایمان نہیں لاتے	آپؐ کہیے	کیا	تمہارے شریکوں میں سے	کوئی	ابتداء کرتا ہے

الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيْدُهٗ	قُلِ	اللّٰهُ	يَبْدَؤُا
پیدا کرنے کی	پھر	واپس لاتا ہے اس کو	آپؐ کہیے	اللہ	ابتدا کرتا ہے

الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيْدُهٗ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾	قُلْ	هَلْ
پیدا کرنے کی	پھر	وہ واپس لاتا ہے اس کو	تو کہاں سے	تم لوگ لوٹائے جاتے ہو	آپؐ کہیے	کیا

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ	مَّنْ	يَّهْدِيْۤ	اِلَى الْحَقِّ	قُلِ	اللّٰهُ	يَهْدِيْ	لِلْحَقِّ
تمہارے شریکوں میں سے	کوئی	ہدایت دیتا ہے	حق کی طرف	آپؐ کہیے	اللہ	ہدایت دیتا ہے	حق کے لیے

اَفَمَنْ	يَّهْدِيْۤ	اِلَى الْحَقِّ	اَحَقُّ	اَنْ	يُّتَّبَعَ
تو کیا وہ جو	ہدایت دیتا ہے	حق کی طرف	زیادہ حقدار ہے	کہ	اس کی پیروی کی جائے

اَمَّنْ	لَّا يَهِدِّيْۤ	اِلَّاۤ اَنْ	يُّهْدٰى	فَمَا لَكُمْ	كَيْفَ
یا اس کی جو	ہدایت نہیں پاتا	سوائے اس کے کہ	اس کو ہدایت دی جائے	تو کیا ہے تمہیں	کیسا

تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَمَا يَتَّبِعُ	اَكْثَرُهُمْ	اِلَّا	ظَنًّا	اِنَّ	الظَّنَّ
تم لوگ حکم لگاتے ہو	اور پیروی نہیں کرتے	ان کے اکثر	مگر	گمان کی	بیشک	گمان

لَا يُغْنِيْ	مِنَ الْحَقِّ	شَيْـًٔا	اِنَّ اللّٰهَ	عَلِيْمٌۢ	بِمَا	يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾
کام نہیں دیتا	حق بات میں	کچھ بھی	بیشک اللہ	جاننے والا ہے	اس کو جو	وہ لوگ کرتے ہیں

وَمَا كَانَ	هٰذَا الْقُرْاٰنُ	اَنْ	يُّفْتَرٰى	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلٰكِنْ
اور نہیں ہے	یہ قرآن	کہ	اس کو گھڑا جائے	اللہ کے علاوہ (کسی) سے	اور لیکن (یعنی بلکہ)

تَصْدِيْقَ الَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ	لَا رَيْبَ
اس کی تصدیق کرتا ہے جو	اس سے پہلے ہے	اور تمام فرائض کو کھول کر بیان کرتا ہے	کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے

فِيْهِ	مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰىهُ ؕ
جس میں	تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے (ہونے میں)	یا	وہ لوگ کہتے ہیں	اس نے گھڑا اس کو

قُلْ	فَاْتُوْا	بِسُوْرَةٍ	مِّثْلِهٖ	وَادْعُوْا	مَنِ	اسْتَطَعْتُمْ
آپؐ کہیئے	تو تم لوگ لاؤ	ایک سورت	اس کے جیسی	اور بلا لو	اس کو جس کی	تمہیں استطاعت ہے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾	بَلْ	كَذَّبُوْا	بِمَا	لَمْ يُحِيْطُوْا
اللہ کے علاوہ	اگر تم لوگ ہو	سچ کہنے والے	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا	اس کو جس کا	انہوں نے احاطہ نہیں کیا

بِعِلْمِهٖ	وَلَمَّا	يَاْتِهِمْ	تَاْوِيْلُهٗ ؕ	كَذٰلِكَ	كَذَّبَ
اس کے علم سے	اور ابھی تک نہیں	پہنچا ان کے پاس	اس کا انجام	اسی طرح	جھٹلایا

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	فَانْظُرْ	كَيْفَ كَانَ	عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾
انہوں نے جو	ان سے پہلے تھے	تو آپؐ دیکھیں	کیا تھا	ظلم کرنے والوں کا انجام

وَمِنْهُمْ مَّنْ	يُّؤْمِنُ	بِهٖ	وَمِنْهُمْ مَّنْ	لَّا يُؤْمِنُ
اور ان میں وہ بھی ہیں جو	ایمان لاتے ہیں	اس پر	اور ان میں وہ بھی ہیں جو	ایمان نہیں لاتے

بِهٖ ؕ	وَرَبُّكَ	اَعْلَمُ	بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع
اس پر	اور آپؐ کا رب	سب سے زیادہ جاننے والا ہے	نافرمانی کرنے والوں کو

نوٹ:1

آیت۔32 میں تُصْرَفُوْنَ اور آیت۔35 میں تُؤْفَكُوْنَ یہ دونوں مضارع مجہول ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ کہاں سے تم لوگ لوٹ جاتے ہو بلکہ یہ کہا ہے کہ تم لوگوں کو لوٹایا جاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ گمراہ کرنے والا کوئی شخص یا گروہ ہوتا ہے جو لوگوں کو صحیح رخ سے ہٹا کر غلط رخ پر پھیر دیتا ہے۔ اسی بنا پر لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ تم اندھے بن کر غلط رہنمائی کرنے والوں کے پیچھے کیوں چلے جا رہے ہو۔ اپنی عقل کیوں نہیں استعمال کرتے۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ:2

آیت۔35 میں جو سوال کیا گیا ہے وہ بہت اہم ہے اس لیے اس کو وضاحت سے سمجھ لیں۔ اس دنیا میں انسان کی ضرورتوں کا دائرہ صرف اسی حد تک محدود نہیں ہے کہ اس کو زندگی بسر کرنے کا سامان ملتا رہے اور وہ آفات و مصائب سے محفوظ رہے بلکہ اس کی ایک ضرورت یہ بھی ہے کہ اسے دنیا میں زندگی بسر کرنے کا سامان ملتا رہے اور وہ آفات و مصائب سے محفوظ رہے بلکہ اس کی ایک ضرورت یہ بھی ہے کہ اسے دنیا میں زندگی بسر کرنے کا صحیح طریقہ معلوم ہو۔ وہ جانے کہ اپنی ذات کے ساتھ، اس سرو سامان کے ساتھ جو اس کے تصرف میں ہیں، ان انسانوں کے ساتھ جن سے اس کو سابقہ پیش آتا ہے، وہ کیا اور کس طرح کا معاملہ کرے جس سے اس کی زندگی کامیاب ہو اور اس کی کوشش اور محنت غلط راہوں پر صرف ہو کر تباہی و بربادی پر منتج نہ ہو۔ اسی صحیح طریقے کا نام حق ہے۔ اب قرآن مجید ان سب لوگوں سے پوچھتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کو ماننے سے انکار کرتے ہیں، کہ اللہ کے سوا تم جن کی بندگی کرتے ہو ان میں کوئی ہے جو تمہارے لیے ہدایت حق کا ذریعہ بنتا ہو یا بن سکتا ہو۔ ظاہر ہے کہ اس کا جواب نفی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ کیوں؟ اس کی وجہ بھی سمجھ لیں۔

انسان اللہ کے سوا جن کی بندگی کرتا ان کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ایک وہ دیوی، دیوتا اور زندہ یا مردہ انسان جن کی طرف انسان کا رجوع صرف اس غرض کے لیے ہوتا ہے کہ فوق الفطری طریقے سے وہ اس کی حاجتیں پوری کریں اور اس کو آفات سے بچائیں۔کبھی کسی مشرک نے ہدایت حق کے لیے ان کی طرف رجوع نہیں کیا۔اور نہ کوئی مشرک یہ کہتا ہے کہ اس کے یہ معبودا سے معاشرت، تمدن، سیاست، اخلاق، عدالت وغیرہ کے اصول سکھاتے ہیں۔دوسرے نمبر پر وہ انسان ہیں جن کے بنائے ہوئے اصولوں اور قوانین کی پیروی اور اطاعت کی جاتی ہے۔یہ لوگ رہنما تو ضرور ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ رہنمائے حق بھی ہیں۔کیا ان میں سے کسی کا بھی علم ان تمام حقائق پر حاوی ہے جن کا جاننا انسانی زندگی کے صحیح اصول وضع کرنے کے لیے ضرورت ہے کیا ان میں سے کوئی بھی ان کمزوریوں، تعصّبات، طبعی میلانات ورجحانات وغیرہ سے بالاتر ہے جو انسانی معاشرے کے لیے منصفانہ قوانین بنانے میں مانع ہوتے ہیں۔اگر جواب نفی میں ہے تو پھر یہ لوگ ہدایت حق کا سرچشمہ کیسے ہو سکتے ہیں۔

اسی بنا پر قرآن یہ سوال کرتا ہے کہ لوگو! تمہارے ان مذہبی معبدوں اور تمدنی خداؤں میں کوئی ایس ابھی ہے جو تمہاری رہنمائی کرنے والا ہو۔آیت نمبر۔31 تا34 کے سوالات سے مل کر آیت نمبر35 کا آخری سوال مذہب اور دین کے پورے مسئلے کا فیصلہ کرتا ہے۔

انسان کی ساری ضرورتیں دو ہی نوعیت کی ہیں۔ایک یہ کہ کوئی اس کا پروردگار ہو، جو دعاؤں کا سننے والا اور حاجتوں کا پورا کرنے والا ہو۔اس کے لیے قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے۔دوسری ضرورت یہ ہے کہ کوئی ایسا رہنما ہو جو دنیا میں زندگی بسر کرنے کے اصول بتائے۔اس لیے بھی قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ یہ بھی صرف اللہ کا ہی کام ہے۔(تفہیم القرآن)

آیت نمبر(41تا60)

ترکیب

آیت۔45)كَاَنْ لَّمْ میں كَاَنْ دراصل كَاَنَّ ہے، آگے لَمْ سے ملانے کے لیے نون خفیفہ ہوا ہے۔(آیت۔46)اِمَّا میں اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ ہے۔(آیت۔50) بَيَاتًا کو ظرف بھی مانا جا سکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ اس کو حال مانا جائے۔جبکہ نَهَارًا ظرف ہے۔(آیت۔52) ثُمَّ قِيْلَ گذشتہ آیت کے اِذَا سے تسلسل میں ہے اس لیے اس کا ترجمہ بھی مستقبل میں ہوگا۔(آیت۔53) اَحَقٌّ هُوَ میں حَقٌّ خبر مقدم اور هُوَ مبتدا موخر ہے۔اِیْ عربی میں نَعَمْ کے معنی میں آتا ہے۔وَرَبِّيْ کا واو قسمیہ ہے۔

ترجمہ

وَاِنْ	كَذَّبُوْكَ	فَقُلْ	لِّيْ	عَمَلِيْ	وَلَكُمْ	عَمَلُكُمْ ج
اور اگر	وہ لوگ جھٹلاتے ہیں آپ کو	تو آپ کہہ دیجئے	میرے لئے	میرا عمل ہے	اور تمہارے لئے	تمہارا عمل ہے

اَنْتُمْ	بَرِيْٓــُٔوْنَ	مِمَّآ	اَعْمَلُ	وَاَنَا	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾
تم لوگ	بری ہو	اس سے جو	میں عمل کرتا ہوں	اور میں	بری ہوں	اس سے جو	تم لوگ کرتے ہو

وَمِنْهُمْ مَّنْ	يَّسْتَمِعُوْنَ	اِلَيْكَ ط	اَفَاَنْتَ	تُسْمِعُ	الصُّمَّ
اور ان میں وہ بھی ہیں جو	کان لگاتے ہیں	آپ کی طرف	تو کیا آپ	سنائیں گے	بہروں کو

وَ	لَوْ	كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَمِنْهُمْ مَّنْ	يَّنْظُرُ
اس حال میں کہ	اگر	وہ لوگ عقل استعمال نہیں کرتے ہیں	اور ان میں وہ بھی ہیں جو	دیکھتے ہیں

82042

اِلَیۡكَ ؕ	اَفَاَنۡتَ	تَهۡدِی	الۡعُمۡیَ	وَ	لَوۡ	كَانُوۡا لَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۴۳﴾
آپ کی طرف	تو کیا آپ	راہ دکھائیں گے	اندھوں کو	اس حال میں کہ	اگر	وہ لوگ بصارت نہیں کرتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ	لَا یَظۡلِمُ	النَّاسَ	شَیۡـًٔا	وَّلٰكِنَّ	النَّاسَ	اَنۡفُسَهُمۡ
یقیناً اللہ	ظلم نہیں کرتا	لوگوں پر	کچھ بھی	اور لیکن	لوگ	اپنے آپ پر

یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۴﴾	وَیَوۡمَ	یَحۡشُرُهُمۡ	كَاَنۡ	لَّمۡ یَلۡبَثُوۡۤا	اِلَّا	سَاعَةً
ظلم کرتے ہیں	اور جس دن	وہ اکٹھا کرے گا ان کو	گویا کہ	وہ لوگ ٹھہرے ہی نہیں	مگر	ایک گھڑی

مِّنَ النَّهَارِ	یَتَعَارَفُوۡنَ	بَیۡنَهُمۡ ؕ	قَدۡ خَسِرَ	الَّذِیۡنَ
دن کی	ایک دوسرے کو پہچانیں گے	اپنے مابین	گھاٹے میں پڑ چکے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے

كَذَّبُوۡا	بِلِقَآءِ اللّٰهِ	وَمَا كَانُوۡا	مُهۡتَدِیۡنَ ﴿۴۵﴾	وَاِمَّا	نُرِیَنَّكَ
جھٹلایا	اللہ کی ملاقات کو	اور وہ نہیں تھے	ہدایت پانے والے	اور اگر	ہم دکھا ہی دیں آپ کو

بَعۡضَ الَّذِیۡ	نَعِدُهُمۡ	اَوۡ	نَتَوَفَّیَنَّكَ	فَاِلَیۡنَا	مَرۡجِعُهُمۡ
اس کے بعض کو جو	ہم نے وعدہ کیا ان سے	یا	ہم وفات بھی دیں آپ کو	تو ہماری طرف ہی	لوٹنا ہے ان کو

ثُمَّ	اللّٰهُ	شَهِیۡدٌ	عَلٰی مَا	یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴۶﴾	وَلِكُلِّ اُمَّةٍ	رَّسُوۡلٌ ۚ	فَاِذَا
پھر	اللہ	گواہ ہے	اس پر جو	وہ لوگ کرتے ہیں	اور ہر امت کے لیے	ایک رسول ہے	پس جب

جَآءَ	رَسُوۡلُهُمۡ	قُضِیَ	بَیۡنَهُمۡ	بِالۡقِسۡطِ	وَهُمۡ	لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۴۷﴾
آتا ہے	ان کا رسول	تو فیصلہ کر دیا جاتا ہے	ان کے مابین	انصاف سے	اور ان پر	ظلم نہیں کیا جاتا

وَیَقُوۡلُوۡنَ	مَتٰی	هٰذَا الۡوَعۡدُ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِیۡنَ ﴿۴۸﴾	قُلۡ	لَّاۤ اَمۡلِكُ
اور وہ لوگ کہتے ہیں	کب	یہ وعدہ ہے	اگر	تم لوگ	سچے ہو	آپ کہیے	میں اختیار نہیں کرتا

لِنَفۡسِیۡ	ضَرًّا	وَّلَا نَفۡعًا	اِلَّا	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ ؕ	لِكُلِّ اُمَّةٍ
اپنی جان کے لیے	کسی تکلیف کا	اور نہ کسی نفع کا	مگر	وہ جو	چاہے	اللہ	ہر ایک امت کے لیے

اَجَلٌ ؕ	اِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمۡ	فَلَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ	سَاعَةً
خاتمے کا ایک وقت ہے	جب بھی	آئے گا	ان کا وقت	تو وہ لوگ نہ پیچھے ہوں گے	ایک گھڑی

وَّلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾	قُلۡ	اَ	رَءَیۡتُمۡ	اِنۡ	اَتٰىكُمۡ
اور نہ آگے ہوں گے	آپ کہیے	کیا	تم لوگوں نے غور کیا	(کہ) اگر	آئے تمہارے پاس

عَذَابُهٗ	بَیَاتًا	اَوۡ	نَهَارًا	مَّاذَا	یَسۡتَعۡجِلُ	مِنۡهُ
اس کا عذاب	رات بسر کرتے ہوئے	یا	دن کے وقت	وہ چیز	جلدی چاہتے ہیں	جس میں

الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۰﴾	اَ	ثُمَّ	اِذَا	مَا	وَقَعَ	اٰمَنۡتُمۡ	[illegible] بِهٖ ؕ
مجرم لوگ	کیا	پھر	جب	وہ جو	واقع ہوگا	تم لوگ ایمان لاؤ گے	اس پر

آٰلۡـٰٔنَ	وَ	قَدۡ كُنۡتُمۡ	بِهٖ	تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾	ثُمَّ	قِيۡلَ	لِلَّذِيۡنَ
کیا اب	حالانکہ	تم لوگ	اس کی	جلدی مچا چکے ہو	پھر	کہا جائے گا	ان سے جنھوں نے

ظَلَمُوۡا	ذُوۡقُوۡا	عَذَابَ الۡخُلۡدِ ۚ	هَلۡ تُجۡزَوۡنَ	اِلَّا	بِمَا
ظلم کیا	تم لوگ چکھو	ہمیشہ کا عذاب	تمھیں کیا بدلہ دیا جائے گا	سوائے	اس کے سبب جو

كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۵۲﴾	وَيَسۡتَنۡۢبِـُٔوۡنَكَ	اَ	حَقٌّ	هُوَ ؕ
تم لوگ کماتے تھے	اور وہ لوگ خبر مانگتے ہیں آپؐ سے (یعنی پوچھتے ہیں)	کیا	حق ہے	وہ (عذاب)

قُلۡ	اِىۡ	وَرَبِّىۡۤ	اِنَّهٗ	لَحَقٌّ ؔؕ	وَمَاۤ اَنۡتُمۡ	بِمُعۡجِزِيۡنَ ﴿۵۳﴾ ع
آپؐ کہیے	ہاں	میرے رب کی قسم	بیشک وہ	برحق ہے	اور تم لوگ نہیں ہو	عاجز کرنے والے (اس کو)

وَلَوۡ	اَنَّ	لِكُلِّ نَفۡسٍ	ظَلَمَتۡ	مَا	فِى الۡاَرۡضِ	لَافۡتَدَتۡ
اور اگر	(ہوتا) کہ	ہر اس جان کے لئے	جس نے ظلم کیا	وہ (سب کچھ) جو	زمین میں ہے	تو وہ ضرور خود کو چھڑاتی

بِهٖ ؕ	وَاَسَرُّوا	النَّدَامَةَ	لَمَّا	رَاَوُا	الۡعَذَابَ ۚ	وَقُضِىَ
اسے دے کر	اور وہ چھپائیں گے	ندامت کو	جب	وہ دیکھیں گے	اس عذاب کو	اور فیصلہ کیا جائے گا

بَيۡنَهُمۡ	بِالۡقِسۡطِ	وَهُمۡ	لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۵۴﴾	اَلَاۤ	اِنَّ	لِلّٰهِ
ان کے مابین	انصاف سے	اور ان پر	ظلم نہیں کیا جائے گا	سن لو	یقیناً	اللہ ہی کا ہے

مَا	فِى السَّمٰوٰتِ	وَالۡاَرۡضِ ؕ	اَلَاۤ	اِنَّ	وَعۡدَ اللّٰهِ	حَقٌّ
وہ (سب کچھ) جو	آسمانوں میں ہے	اور زمین میں ہے	یاد رکھو	یقیناً	اللہ کا وعدہ	حق ہے

وَّلٰـكِنَّ	اَكۡثَرَهُمۡ	لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۵﴾	هُوَ	يُحۡىٖ	وَيُمِيۡتُ	وَاِلَيۡهِ
لیکن	ان کی اکثریت	جانتی نہیں ہے	وہ	زندگی دیتا ہے	اور موت دیتا ہے	اور اس کی طرف

تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۵۶﴾	يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ	قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ	مَّوۡعِظَةٌ	مِّنۡ رَّبِّكُمۡ
تم لوگ لوٹائے جاؤ گے	اے لوگوں	آچکی تمہارے پاس	ایک نصیحت	تمہارے رب (کی طرف) سے

وَشِفَآءٌ	لِّمَا	فِى الصُّدُوۡرِ ۙ	وَهُدًى	وَّرَحۡمَةٌ ،	لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۷﴾
اور ایک شفا	اس کے لیے جو	سینوں میں ہے	اور ہدایت	اور رحمت	ایمان لانے والوں کے لیے

قُلْ	بِفَضْلِ اللّٰهِ	وَبِرَحْمَتِهٖ	فَبِذٰلِكَ	فَلْيَفْرَحُوْا ؕ
آپؐ کہئے	اللہ کے فضل سے	اور اس کی رحمت سے (یہ آئی ہیں)	پس اس سبب سے	پھر انہیں چاہیے کہ وہ خوش ہوں

هُوَ	خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸	قُلْ	اَ	رَءَيْتُمْ	مَّآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
یہ	بہتر ہے	اس سے جو	یہ لوگ جمع کرتے ہیں	آپؐ کہئے	کیا	تم لوگوں نے غور کیا	اس پر جو	اتارا	اللہ نے

لَكُمْ	مِّنْ رِّزْقٍ	فَجَعَلْتُمْ	مِّنْهُ	حَرَامًا	وَّحَلٰلًا ؕ	قُلْ	آٰللّٰهُ
تمہارے لئے	رزق	پھر تم لوگوں نے بنایا	اس میں سے	کچھ کو حرام	اور کچھ کو حلال	آپؐ کہئے	کیا اللہ نے

اَذِنَ	لَكُمْ	اَمْ	عَلَى اللّٰهِ	تَفْتَرُوْنَ ۝۵۹	وَمَا ظَنُّ	الَّذِيْنَ	يَفْتَرُوْنَ
اجازت دی	تم لوگوں کو	یا	اللہ پر	تم لوگ گھڑتے ہو (جھوٹ)	اور کیا گمان ہے	ان لوگوں کا جو	گھڑتے ہیں

عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ
اللہ پر	جھوٹ	قیامت کے دن کے بارے میں	بیشک	اللہ	یقیناً فضل والا ہے	لوگوں پر

وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۰ ع
لیکن	ان کی اکثریت	شکر نہیں کرتی

نوٹ:1

زیر مطالعہ آیت۔42۔43 کے مخاطب اوّل رسول اللہ ﷺ تھے اور آپؐ کے توسط سے قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسلمان اس کے مخاطب ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بہروں اور اندھوں کی رہنمائی نہیں کی جاسکتی۔ حالانکہ ایسے لوگوں کے نہ تو کان بہرے ہوتے ہیں اور نہ آنکھیں اندھی ہوتی ہیں۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے گزشتہ اسباق میں آیت۔2/ البقرۃ:7 کے نوٹ۔3: اور آیت 7/ الاعراف:179 کے نوٹ۔2 کا دوبارہ مطالعہ کریں۔

آیات زیر مطالعہ کا منشاو مراد یہ یاد دلانا ہے کہ دعوت وتبلیغ کا کام، اپنے اپنے ظروف واحوال میں، ہر شخص کا فرض ہے۔ اس جہاد کا نتیجہ تمہارے اختیار میں نہیں ہے، یہ اللہ کا کام ہے۔ اس لیے نتیجہ نہ نکلنے کی صورت میں دل برداشتہ نہ ہو اور اپنا فرض ادا کرتے رہو۔ البتہ ابتدائی کوشش کے بعد اگر واضح ہو جائے کہ کوئی شخص بات کو سمجھنا ہی نہیں چاہتا تو اس سے خوبصورتی سے اعراض کرلو اور ایسے لوگوں کو تلاش کرو جن میں حقیقت کو سمجھنے کی طلب ہو۔ کیونکہ پانی اسے دیتے ہیں جسے پیاس ہو۔

نوٹ:2

زیر مطالعہ آیت۔45 میں ہے کہ لوگ باہم ایک دوسرے کو پہچانیں گے یعنی جب قیامت میں مردے قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔ امام بغویؒ نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ پہچان شروع میں ہوگی۔ بعد میں قیامت کے ہولناک واقعات سامنے آئیں گے تو یہ پہچان منقطع ہو جائے گی اور بعض روایات میں ہے کہ پہچان تو پھر بھی رہے گی مگر ہیبت کے مارے بات نہ کرسکیں گے۔ (معارف القرآن)

نوٹ:3

زیر مطالعہ آیت۔59 میں رزق کا لفظ آیا ہے۔ اردو زبان میں رزق کا اطلاق کھانے پہنے کی چیزوں پر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہاں گرفت صرف اس قانون سازی پر کی گئی ہے جو دستر خوان کی چھوٹی سی دنیا میں مذہبی اوہام یا رسم و رواج کی

بنا پر لوگوں نے کر ڈالی ہے۔ اس غلط فہمی میں عوام ہی نہیں علماء تک مبتلاء ہیں۔ حالانکہ عربی زبان میں رزق محض خوراک کے معنی تک محدود نہیں بلکہ عطاء، بخشش اور نصیب کے معنی میں عام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی انسان کو دیا ہے وہ سب اس کا رزق ہے، حتیٰ کہ اولاد تک رزق ہے۔ مشہور دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ یعنی اے اللہ تو ہمیں دکھا حق کو حق ہوتے ہوئے اور تو ہمیں توفیق دے اس کی پیروی کرنے کی۔ یہاں رزق کا لفظ توفیق دینے کے معنی میں آیا ہے۔ پس رزق کو محض دستر خوان کی سرحدوں تک محدود سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو صرف ان پابندیوں اور آزادیوں پر اعتراض ہے جو کھانے پینے کی چیزوں کے معاملہ میں لوگوں نے بطور خود اختیار کر لی ہیں، سکت غلطی ہے۔ اور یہ کوئی معمولی غلطی نہیں ہے۔ اس کی بدولت اللہ کے دین کی ایک بہت بڑی اصولی تعلیم لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی ہے۔ یہ اسی غلطی کا نتیجہ ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں حلت و حرمت کا معاملہ تو ایک دینی معاملہ سمجھا جاتا ہے لیکن تمدن کے وسیع تر معاملات میں اگر یہ اصول طے کر لیا جائے کہ انسان خود اپنے لیے حدود مقرر کرنے کا حق رکھتا ہے اور اسی بنا پر اللہ اور اس کی تکاب سے بے نیاز ہو کر قانون سازی کی جانے لگے، تو عامی تو درکنار، علماء دین تک کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ یہ چیز بھی دین سے اسی طرح ٹکراتی ہے جس طرح کھانے پینے کی چیزوں میں خود جائز و ناجائز کا فیصلہ کرنا۔ (تفہیم القران)

آیت نمبر (61 تا 70)

ش ء ن

(ف) شَاْنًا — قدر و منزلت والا کام کرنا۔ اپنی فطرت کے مطابق کام کرنا۔

شَاْنٌ — اسم ذات بھی ہے۔ کام۔ مصروفیت۔ زیر مطالعہ آیت۔ 61۔

ع ز ب

(ن) عَزْبًا — پوشیدہ ہونا۔ غائب ہونا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 61

ترکیب

(آیت۔ 61) مَا تَكُوْنُ اور مَا تَتْلُوْا کے مَا کو نافیہ ماننا بہتر ہے کیونکہ آگے لَا تَعْمَلُوْنَ بھی آیا ہے اور اس کے آگے اِلَّا بھی آیا ہے۔ ذَرَّةٍ پر عطف ہونے کی وجہ سے اَصْغَرَ اور اَكْبَرَ حالت جرّ میں ہیں۔ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ قائم مقام خبر ہے۔ اس کا مبتدا اور خبر دونوں محذوف ہیں۔ (آیت۔ 66) وَمَا یَتَّبِعُ کا مَا موصولہ ہے۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اس کا صلہ ہے۔

ترجمہ

وَمَا تَكُوْنُ	فِیْ شَاْنٍ	وَّمَا تَتْلُوْا	مِنْهُ	مِنْ قُرْاٰنٍ	وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
اور آپؐ نہیں ہوتے	کسی کام میں	اور آپؐ نہیں پڑھتے	اس سے	یعنی قرآن میں سے	اور تم لوگ عمل نہیں کرتے

مِنْ عَمَلٍ	اِلَّا	كُنَّا	عَلَیْكُمْ	شُهُوْدًا	اِذْ	تُفِیْضُوْنَ
کوئی بھی عمل	مگر (یہ کہ)	ہم ہوتے ہیں	تو لوگوں پر	گواہ	جب	تم مصروف ہوتے ہو

فِیْهِ	وَمَا یَعْزُبُ	عَنْ رَّبِّكَ	مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ	فِی الْاَرْضِ
اس میں	اور پوشیدہ نہیں ہو پاتی	آپؐ کے رب سے	کسی بھی ذرہ کے ہم وزن (کوئی چیز)	زمین میں

وَلَا فِی السَّمَآءِ	وَلَآ اَصْغَرَ	مِنْ ذٰلِكَ	وَلَآ اَكْبَرَ	اِلَّا
اور نہ ہی آسمان میں	اور نہ ہی زیادہ چھوٹی	اس سے	اور نہ ہی زیادہ بڑی	مگر (یہ کہ)

فِيۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٦١﴾	اَلَاۤ	اِنَّ	اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ	لَا خَوۡفٌ	عَلَيۡهِمۡ
(سب کچھ) ایک واضح کتاب میں ہے	سن لو	یقیناً	اللہ کے دوست (وہ ہیں)	کوئی خوف نہیں ہے	جن پر

وَلَا هُمۡ	يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾	اَلَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾	لَهُمُ
اور نہ ہی وہ لوگ	پچھتاتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور تقویٰ اختیار کرتے رہے	ان کے لیے

الۡبُشۡرٰى	فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	وَفِى الۡاٰخِرَةِ ؕ	لَا تَبۡدِيۡلَ	لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ
بشارت ہے	دنیوی زندگی میں	اور آخرت میں	کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہے	اللہ کے فرمانوں میں

ذٰلِكَ	هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٤﴾	وَلَا يَحۡزُنۡكَ	قَوۡلُهُمۡ ۘ
یہ	ہی عظیم کامیابی ہے	اور چاہیے کہ افسردہ مت کرے آپ کو	ان لوگوں کی بات

اِنَّ	الۡعِزَّةَ	لِلّٰهِ	جَمِيۡعًا ؕ	هُوَ السَّمِيۡعُ	الۡعَلِيۡمُ ﴿٦٥﴾	اَلَاۤ	اِنَّ
یقیناً	کُل عزت	اللہ ہی کی (دی ہوئی) ہے	سب کی سب	وہ ہی سننے والا ہے	جاننے والا ہے	سن لو	یقیناً

لِلّٰهِ	مَنۡ	فِى السَّمٰوٰتِ	وَمَنۡ	فِى الۡاَرۡضِ ؕ	وَمَا	يَتَّبِعُ	الَّذِيۡنَ
اللہ ہی کا ہے	وہ جو	آسمانوں میں ہے	اور وہ جو	زمین میں ہے	اور کس کی	پیروی کرتے ہیں	وہ لوگ جو

يَدۡعُوۡنَ	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	شُرَكَآءَ ؕ	اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَاِنۡ هُمۡ
پکارتے ہیں	اللہ کے علاوہ	شریکوں کو	وہ پیروی نہیں کرتے	مگر	گمان کی	اور وہ نہیں ہیں

اِلَّا	يَخۡرُصُوۡنَ ﴿٦٦﴾	هُوَ	الَّذِىۡ	جَعَلَ	لَـكُمُ	الَّيۡلَ
سوائے اس کے کہ	اٹکل لگاتے ہیں	وہ	وہ ہے جس نے	بنایا	تم لوگوں کے لیے	رات کو

لِتَسۡكُنُوۡا	فِيۡهِ	وَالنَّهَارَ	مُبۡصِرًا ؕ	اِنَّ	فِىۡ ذٰلِكَ
تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں	اور دن کو	دکھلانے والا	یقیناً	اس میں

لَاٰيٰتٍ	لِّقَوۡمٍ	يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿٦٧﴾	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ
لازماً نشانیاں ہیں	ایسے لوگوں کے لیے جو	سن کر سمجھتے ہیں	انہوں نے کہا	بنایا	اللہ نے

وَلَدًا	سُبۡحٰنَهٗ ؕ	هُوَ الۡغَنِىُّ ؕ	لَهٗ	مَا	فِى السَّمٰوٰتِ
ایک بیٹا	(حالانکہ) اس کی پاکیزگی ہے (ہر ضرورت سے)	وہ ہی بے نیاز ہے	اس کا ہی ہے	وہ جو	آسمانوں میں ہے

وَمَا	فِى الۡاَرۡضِ ؕ	اِنۡ	عِنۡدَكُمۡ	مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ	بِهٰذَا ؕ	اَ	تَقُوۡلُوۡنَ
اور وہ جو	زمین میں ہے	نہیں ہے	تم لوگوں کے پاس	کوئی بھی دلیل	اس کے لیے	کیا	تم لوگ کہتے ہو

عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾	قُلْ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ
اللہ پر	وہ جو	تم لوگ نہیں جانتے ہو	آپ کہئے	بیشک	وہ لوگ جو	گھڑتے ہیں	اللہ پر	جھوٹ

لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾	مَتَاعٌ	فِي الدُّنْيَا	ثُمَّ	اِلَيْنَا	مَرْجِعُهُمْ
وہ مرادنہیں پاتے	برتنے کا سامان ہے	دنیا میں	پھر	ہماری طرف ہی	ان کا لوٹنا ہے

ثُمَّ	نُذِيْقُهُمُ	الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ	بِمَا	كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾
پھر	ہم چکھائیں گے ان کو	سخت عذاب	بسبب اس کے جو	یہ لوگ کفر کرتے ہیں

نوٹ:1

زیر مطالعہ آیات 62 تا 64 اللہ تعالیٰ نے ولی اللہ لوگوں کے متعلق کچھ باتیں ہمیں بتائی ہیں۔ ان کو سمجھنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ولی اللہ لوگوں کے متعلق جو عام تصور ہے وہ درست نہیں ہے۔ ''عوام نے جو اولیاء اللہ کی علامت کشف و کرامات یا غیب کی چیزیں معلوم ہونے کو سمجھ رکھا ہے، یہ غلط اور دھوکہ ہے۔ ہزاروں اولیاء اللہ ہیں جن سے اس طرح کی کوئی چیز ثابت نہیں۔ اور۔ اس کے خلاف ایسے لوگوں سے کشف اور غیب کی خبریں معقول ہیں جن کا ایمان بھی درست نہیں (معارف القرآن بحوالہ تفسیر مظہری)۔ ان کے غلط تصورات سے ذہن کو صاف کرکے جو ہم مذکورہ آیات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ولی اللہ کی حقیقت واضح طور پر سمجھ میں آجاتی ہے۔

مذکورہ آیات سے ایک تو یہ بات قطعی طور پر معلوم ہوئی کہ یقیناً ایک ایسے مرتبہ اور مقام کا وجود ہے ہم لوگ ولی اللہ کہتے ہیں اور جس کے لئے آیت میں اللہ تعالیٰ نے جمع کے صیغے میں اولیاء اللہ کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اس لیے ہم لوگوں کا ولی اللہ کا تصور کوئی دیومالائی تصور نہیں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ولی اللہ کی پہچان کیا ہے۔ پہچان یہ ہے کہ اولیاء اللہ خوف اور حزن (پچھتاوے) سے محوظ ہوتے ہیں۔ اب پہلے ان صفات کی نوعیت اور اہمیت کو سمجھ لیں پھر دیکھیں گے کہ انہیں حاصل کرنے کا طریقہ کیا بتایا گیا ہے۔

خوف درحقیقت ایک داخلی کیفیت ہے اور اس کا تعلق مستقبل کے اندیشوں سے ہے کہ ایسا نہ ہوجائے، کہیں ویسا نہ ہوجائے، پتہ نہیں کیا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ کوئی بظاہر کتنا بھی پُرسکون اور خوش و خرم نظر ہے لیکن اگر اندر ہی اندر وہ اس قسم کے اندیشوں میں مبتلا ہو تو وہ خوف سے محفوظ نہیں ہے۔ اس کیفیت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان اضطراب (ANXIETY) اور اعصابی تناؤ (TENSION) کا شکار رہتا ہے۔ ان سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی فہرست خاصی طویل ہے اسی طرح حزن یعنی پچھتاوا بھی ایک داخلی کیفیت ہے اور اس کا تعلق ماضی سے ہے۔ کاش ایسا نہ ہوتا، کاش میں ایسا نہ کرتا وغیرہ وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ لفظ ''لو'' (کاش) شیطان کے عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔ اس کی وجہ یہ سمجھ میں آئی ہے کہ پچھاوے جب ہماری سوچ پر غالب آجاتے ہیں تو ہم قنوطیت (FRUSTRATION) کا شکار ہوجاتے ہیں جو کہ گناہ ہے (15 / الحجر: 56)۔ اس دور کے ماہرین نفسیات متفق ہیں کہ قنوطیت انسان کی قوت کار کو سلب کرکے اسے ناکارہ بنا دیتی ہے اور اس کی شخصیت کی کشش اور جاذبیت کو ختم کرکے لوگوں کو اس سے دور کردیتی ہے۔ چنانچہ ولی اللہ کی دوسری پہچان کی دوسری صفت یہ ہے کہ یہ لوگ پچھاتے نہیں ہیں۔

اس کے آگے پھر ان دونوں صفات کو حاصل کرنے والے راستے کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پھر تقویٰ اختیار کرتے رہے۔ نوٹ کریں کہ تقویٰ کے لیے یہاں ماضی استمراری کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ولی اللہ کے مقام تک رسائی کے لیے صرف تقویٰ پر تسلسل درکار ہے۔ کیونکہ جو چیز غلام کو آقا کا دوست بناتی ہے وہ آقا کی

خوشنودی کے تجسس یعنی تقویٰ کا دوام ہے۔ چنانچہ جو لوگ تقویٰ کو اپنا طرز زندگی (LIFE STYLE) بنا لیتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے، اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ان بشارتوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو آخرت کی منزلوں یعنی قبر اور حشر وغیرہ میں جاری رہتا ہے، یہاں تک کہ انسان اپنے گھر یعنی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ نیز یہ بھی نوٹ کرلیں کہ کامیابی کے ISTEST اور MOST MODERN معیار خواہ کچھ بھی ہوں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک شاندار کامیابی یہی ہے کہ انسان اس مقام و مرتبہ کو پالے۔

اس مطالعہ سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ولی اللہ کا مرتبہ و مقام فرداً فرداً ہر ایک مسلمان کی دسترس میں ہے۔ اس کے لیے نہ تو عالم فاضل ہونا ضروری ہے اور نہ تارک الدنیا ہونا یا کسی خانقاہ میں بیٹھنا ضروری ہے کیونکہ اس منزل تک پہنچانے والا راستہ تقویٰ کا دوام ہے۔ اور تقویٰ کا صحیح ٹیسٹ بھرپور زندگی کے منجھدار میں ہوتا ہے۔ اس لیے عام زندگی بسر کرنے والا جو مسلمان بھی چاہے وہ کوشش کر کے ولی اللہ کا مقام حاصل کرسکتا ہے۔ اگر کسی کو منزل نہ بھی ملے تب بھی اس راہ کا راہی تو بن ہی سکتا ہے اور یہ بھی بڑی بات ہے۔

آیت نمبر (71 تا 82)

ل ف ت

(ض)　لَفْتًا　کسی کو کسی چیز سے پھیر دینا۔ زیر مطالعہ آیت ۔78۔

(افتعال)　اِلْتِفَاتًا　اہتمام سے اپنی توجہ کسی طرف پھیرنا۔ مڑکر دیکھنا۔ ﴿وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ﴾ (11/ ھود: 81) ''اور چاہیے کہ مڑکر نہ دیکھے تم میں سے کوئی ایک بھی۔''

ترکیب

(آیت ۔77) اَتَقُوْلُوْنَ کے بعد ھٰذَا محذوف ہے جو کہ گذشتہ آیت میں لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے آگے سِحْرٌ خبر مقدم اور ھٰذَا مبتدا موخر ہے۔ (آیت ۔78) لِتَلْفِتَنَا کے لام کَی پر عطف ہونے کی وجہ سے تَكُوْنَ حالت نصب میں آیا ہے اور یہ واحد مونث کا صیغہ ہے، اس کا فاعل اَلْكِبْرِيَاءُ ہے جو مونث ہے۔ (آیت ۔81) اَلسِّحْرُ سے پہلے فَهُوَ محذوف ہے۔

ترجمہ

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ	نَبَاَ نُوْحٍ	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖ
اور آپؐ پڑھ کر سنائیں ان لوگوں کو	خبر نوحؑ کی	جب	انہوں نے کہا	اپنی قوم سے

يٰقَوْمِ	اِنْ	كَانَ	كَبُرَ	عَلَيْكُمْ	مَّقَامِيْ	وَتَذْكِيْرِيْ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اے میری قوم	اگر	ہے	بھاری	تم لوگوں پر	میرا کھڑا ہونا	اور میرا نصیحت کرنا	اللہ کی آیات سے

فَعَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلْتُ	فَاَجْمِعُوْٓا	اَمْرَكُمْ	وَشُرَكَآءَكُمْ	ثُمَّ
تو اللہ پر ہی	میں نے (تو) بھروسہ کیا	پھر تم پختہ کرلو	اپنی تدبیر	مع اپنے شرکاء کے	پھر

لَا يَكُنْ	اَمْرُكُمْ	عَلَيْكُمْ	غُمَّةً	ثُمَّ	اقْضُوْٓا
نہ رہے	تمہاری تدبیر	تمہارے حق میں	پوشیدہ	پھر	تم لوگ کر گزرو

اِلَیَّ	وَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۱﴾	فَاِنۡ	تَوَلَّيۡتُمۡ
میرے ساتھ	اور تم لوگ مہلت مت دو مجھ کو	پھر اگر	تم لوگ منھ موڑتے ہو

فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ	مِّنۡ اَجۡرٍ	اِنۡ اَجۡرِیَ	اِلَّا	عَلَی اللّٰهِ
تو میں نہیں مانگتا تم سے	کسی قسم کا کوئی اجر	نہیں ہے میرا اجر	مگر	اللہ پر

وَاُمِرۡتُ	اَنۡ	اَكُوۡنَ	مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ	فَكَذَّبُوۡهُ
اور مجھے حکم دیا گیا	کہ	میں ہو جاؤں	فرمانبرداری کرنے والوں میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا انؑ کو

فَنَجَّيۡنٰهُ	وَمَنۡ	مَّعَهٗ	فِی الۡفُلۡكِ	وَجَعَلۡنٰهُمۡ
پس ہم نے نجات دی انؑ کو	اور ان لوگوں کو جو	انؑ کے ساتھ تھے	کشتی میں	اور ہم نے بنایا ان لوگوں کو

خَلٰٓئِفَ	وَاَغۡرَقۡنَا	الَّذِيۡنَ	كَذَّبُوۡا	بِاٰيٰتِنَا	فَانۡظُرۡ	كَيۡفَ
جانشین	اور ہم نے غرق کیا	ان کو جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری نشانیوں کو	تو آپؐ دیکھیں	کیسا

كَانَ	عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۷۳﴾	ثُمَّ	بَعَثۡنَا	مِنۡۢ بَعۡدِهٖ	رُسُلًا
تھا	خبردار کیے جانے والوں کا انجام	پھر	ہم نے بھیجے	انؑ کے بعد	کچھ رسول

اِلٰی قَوۡمِهِمۡ	فَجَآءُوۡهُمۡ	بِالۡبَيِّنٰتِ	فَمَا كَانُوۡا
ان لوگوں کی قوم کی طرف	تو وہ آئے ان کے پاس	واضح (نشانیوں) کے ساتھ	تو نہیں تھے وہ لوگ

لِيُؤۡمِنُوۡا	بِمَا	كَذَّبُوۡا	بِهٖ	مِنۡ قَبۡلُ	كَذٰلِكَ	نَطۡبَعُ
کہ ایمان لاتے	بسبب اس کے	جو انہوں نے جھٹلایا	جس کو	پہلے سے	اس طرح	ہم چھاپ لگاتے ہیں

عَلٰی قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۷۴﴾	ثُمَّ	بَعَثۡنَا	مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ	مُّوۡسٰی	وَهٰرُوۡنَ
حد سے تجاوز کرنے والوں کے دلوں پر	پھر	ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰؑ کو	اور ھارونؑ کو

اِلٰی فِرۡعَوۡنَ	وَمَلَا۟ئِهٖ	بِاٰيٰتِنَا	فَاسۡتَكۡبَرُوۡا
فرعون کی طرف	اور اس کے سرداروں کی (طرف)	اپنی نشانیوں کے ساتھ	تو انہوں نے تکبر کیا

وَكَانُوۡا	قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۷۵﴾	فَلَمَّا	جَآءَهُمُ	الۡحَقُّ	مِنۡ عِنۡدِنَا
اور وہ تھے	جرم کرنے والے لوگ	پھر جب	آیا ان کے پاس	حق	ہمارے پاس سے

قَالُوۡۤا	اِنَّ	هٰذَا	لَسِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۶﴾	قَالَ	مُوۡسٰی	اَ	تَقُوۡلُوۡنَ
تو انہوں نے کہا	بیشک	یہ	یقیناً کھلا جادو ہے	کہا	موسیٰؑ نے	کیا	تم لوگ کہتے ہو (یہ)

لِلْحَقِّ	لَمَّا	جَآءَكُمْ ؕ	اَ	سِحْرٌ	هٰذَا ؕ	وَلَا يُفْلِحُ	السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾
حق کے لئے	جب	وہ آیا تمہارے پاس	کیا	جادو ہے	یہ	اور مراد نہیں پاتے	جادو کرنے والے

قَالُوْٓا	اَ	جِئْتَنَا	لِتَلْفِتَنَا	عَمَّا	وَجَدْنَا	عَلَيْهِ
انہوں نے کہا	کیا	تو آیا ہمارے پاس	تا کہ تو پھیر دے ہم کو	اس سے	ہم نے پایا	جس پر

اٰبَآءَنَا	وَتَكُوْنَ	لَكُمَا	الْكِبْرِيَآءُ	فِي الْاَرْضِ ؕ
اپنے آباؤ اجداد کو	اور تا کہ ہو جائے	تم دونوں کے لئے	بڑائی	زمین میں

وَمَا نَحْنُ	لَكُمَا	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾	وَقَالَ	فِرْعَوْنُ	ائْتُوْنِيْ
اور ہم نہیں ہیں	تم دونوں پر	ایمان لانے والے	اور کہا	فرعون نے	لاؤ میرے پاس

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾	فَلَمَّا	جَآءَ	السَّحَرَةُ	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰٓى
ہر ایک جاننے والے جادوگر کو	پس جب	آئے	جادوگر لوگ	تو کہا	ان سے	موسیٰ نے

اَلْقُوْا	مَآ	اَنْتُمْ	مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾	فَلَمَّآ	اَلْقَوْا	قَالَ	مُوْسٰى
تم لوگ ڈالو	اس کو جو	تم لوگ	ڈالنے والے ہو	پھر جب	انہوں نے ڈالا	تو کہا	موسیٰ نے

مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ	السِّحْرُ ؕ	اِنَّ اللّٰهَ	سَيُبْطِلُهٗ ؕ
تم لوگ لائے ہو جس کو	(تو وہ تو) جادو ہے	یقیناً اللہ	باطل کرے گا (ناکارہ کرے گا) اس کو

اِنَّ اللّٰهَ	لَا يُصْلِحُ	عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾	وَيُحِقُّ	اللّٰهُ
یقیناً اللہ	اصلاح نہیں کرتا	فساد کرنے والوں کے عمل کی	اور سچ کر دکھاتا ہے	اللہ

الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع
حق کو	اپنے فرمانوں سے	اگرچہ	ناگوار گزرے	مجرموں کو

[illegible]
سبق۔15/4
35/11 تا 83/10

[illegible]

[illegible]